سوال

(55)زکوۃ مجاہدین کے لیے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مجاہدین کو زکوۃ دی جا سکتی ہے یا کہ نہیں ، دلائل سے واضح کریں ؟ ۔ (ایم ۔ وائی گلیاتی پاکستان نیوی کراچی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مجاہدین فی سبیل اللہ کو زکوۃ دینا شرعی طور پر درست اور جائز ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مصارف زکوۃ بیان کرتے ہوئے پوری ایک مد مجاہدین کے لئے رکھی ہے ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ٦٠ ... سورة التوبة

"صدقات صرف فقیروں کے لئے ہیں اور مسکینوں کے لئے اور ان کے وصول کرنے والوں کے لئے اور ان کے لئے جن کے دل پر چائے جاتے ہوں اور گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے لئے اور اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے والوں کے لئے) اور مسافروں کے لئے فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے ۔ "

اس آیت مجیدہ میں آٹھ مصارف زکوۃ کا ذکر کیا گیا ہے جن میں ایک فی سبیل اللہ ہے ۔ فی سبیل اللہ کا مصرف جو باقی سات کے مقابلہ میں ذکر ہوا ہے اس سے بالاتفاق جہاد مراد ہے ۔
امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

" وأما فی سبیل اللہ فمنهم الغزاة الذین لا حق لهم فی الدیوان"

(تفسیر ابن کثیر ص616 مطبوعہ دارالسلام ریاض)

"فی سبیل اللہ میں وہ مجاہدین غازی داخل ہیں جن کا (سرکاری) دفتر میں کوئی حق نہیں ہوتا ۔ "

ابن عبد الحکم فرماتے ہیں :

"ويجعل من الصدقة في الكراع والسلاح وما يحتاج اليه من آلات الحرب وكف العدو عن الحوزة لأنه كله من سبيل الغزو ومنفعته" (البحر المحيط 5/60)

"صدقہ وزکوۃ میں سے گھوڑے، خچر، گدھے، اسلحہ اور آلات حرب میں سے جس کی ضرورت ہو بنائے جائیں گے اور دشمن کو سرحدوں سے روکنے کے لیے۔ اس لیے کہ یہ تمام اشیاء لڑائی کی راہ میں اور اس کی منفعت میں سے ہیں۔"

امام ابو بکر بن العربی فرماتے ہیں۔ امام مالک نے کہا:

"سبل اللہ کثیرۃ ولکنی لا أعلم خلافاً فی أن المراد بسبیل اللہ ھاھنا الغزو، ومن جملۃ سبیل اللہ" (احکام القرآن 2/969)

"اللہ کے راستے بہت سارے ہیں لیکن میں اس کے بارے نہیں جانتا کہ کس نے اس بات میں اختلاف کیا ہو کہ یہاں سبیل اللہ سے مراد لڑائی یا غزوہ ہے۔"

یعنی اس آیت میں فی سبیل اللہ سے مراد بالاتفاق غزوات سبیل اللہ ہیں ان پر زکاۃ صرف کرنا بالکل صحیح ہے۔

عصر حاضر میں کتنے ہی ایسے بھائی ہیں جو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے اپنا سب کچھ وقف کر چکے ہیں اور اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے کفار سے برسرپیکار ہیں۔

ان کی خدمت کرنا اور آلات حرب خرید کر دشمنان دین کا قلع قمع کرنا ضروری ہے۔ اس لئے مجاہدین کی زکاۃ فنڈ سے امداد کرنا بالکل صحیح اور درست ہے۔ اور وقت کی اہم ضرورت بھی ہے۔ کیونکہ جتنا کفر مجاہدین سے خائف ہے اتنا دیگر مسلمانوں سے نہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں مجاہدین کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے اور ان کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3۔ کتاب الزکوۃ- صفحہ 255

محدث فتویٰ